السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لَعَنَ اللّٰہُ الشَّارِبَ قَبْلَ الطَّالِبِ» ''اللہ تعالیٰ شارب پر طالب سے قبل لعنت فرمائے ‘‘کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟ یہ سوال اس لیے کیا ہے کہ یہ الفاظ زبان زدعام وخاص ہیں ؟ »

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے ، البتہ یہ ان احادیث میں سے ہے ، جو اگرچہ زبان زدعام وخاص ہیں مگران کا کوئی اصل نہیں ہے ۔ انسان کےلیے واجب ہے کہ نبی ﷺ کی طرف جو قول یا فعل منسوب ہو، تو اس کی تحقیق کرے کیونکہ نبی ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا اس طرح نہیں ہے جیسے ہم میں سے کسی کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کردی جائے کیونکہ آپ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کے بارے میں جھوٹ بولنا ہے ۔ اسی طرح کئی اور احادیث بھی مشہور ہیں ، جن کا کوئی اصل نہیں مثلاً :

(حب الوطن من الایمان)(کشف الخفاء للعجلونی : 468، 95/1)

''وطن کی محبت ایمان ہے ۔ ''

(خیر الاسماء ماحمد وماعبد)(کشف الخفاء للعجلونی : 468، 95/1)

''بہترین نام وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد یا عبودیت کو بیان کیا گیا ہو ۔ ''

(المعدہ بیت الداء والحمیة راس الدواء)

''معدہ بیماري کا گھر ہے اور پرہیز اصل دوا ہے ۔ ''

اس کی اور بہت سی مثالیں ہیں ۔ انسان کےلیے واجب ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے اجتناب کرے تاکہ وہ اس وعید شدید کا مصداق نہ بنے :

(مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» (صحيح البخاري العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ حدیث : 110 وصحیح مسلم االمقدمہ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ حدیث : 3»

''جو جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم سمجھے ۔ ''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ» (صحیح مسلم المقدمہ باب وجوب الروایة عن الثقات وترک الکاذبین الخ»

''جو شخص میرے حوالے سے کوشی حدیث بیان کرے اور اس کو بیان کرے اور اس کو معلوم ہو کہ یہ جھوٹی روایت ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے ۔ ''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص126

محدث فتویٰ